حیض و نفاس والی عورت موئے مبارک کی زیارت کر سکتی ہے ؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ کیا جنبی شخص اور حیض و نفاس والی عورت، موئے مبارک کی زیارت کر سکتی ہے ؟ نیز ایسے کمرے میں جہاں زیارتیں تشریف فرما ہوں کیا وہاں جنبی اور حیض و نفاس والی عورت داخل ہو سکتے ہیں اور وہاں بیٹھنا کیسا ہے ؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جنبی ہونے اور حیض و نفاس کی حالت میں موئے مبارک کی زیارت کر سکتے ہیں، شرعاً اس میں کوئی گناہ نہیں، فقہائے کرام نے جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کیلئے ناپاکی کی حالت میں قرآن کریم کی طرف نظر کرنے کو جائز فرمایا ہے، لہذا جب اس حالت میں قرآن کریم کی زیارت کر سکتے ہیں، تو اس حالت میں موئے مبارک کی زیارت بھی کی جا سکتی ہے۔ ہاں تعظیم و ادب جتنا زیادہ ہو، اتنا ہی اچھا ہے، خود صحابہ کرام علیہم الرضوان کے ایسے ایسے ادب کے واقعات مروی ہیں کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعظیم و احترام والی چیزوں کی زیارت کرنے، ان کو بوسہ دینے، ہاتھ لگانے میں ادب کا تقاضا یہی ہے کہ انسان کو پاک، صاف اور اچھی حالت میں ہونا چاہیے۔ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خدمت گار صحابی حضرت اسلع رضی اللہ عنہ کے بارے میں حدیث پاک میں مذکور ہے کہ انہوں نے جنبی ہونے کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے کجاوے کو باندھنا اور اُسے ہاتھ لگانا، گوارا نہیں فرمایا، اسی طرح ایک حدیث پاک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہے کہ انہوں نے جنبی ہونے کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھنا شایانِ شان نہ سمجھا اور جنابت سے غسل کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اختیار فرمائی، لہذا جنبی شخص کیلئے تو یہی بہتر ہے کہ وہ غسل کر کے ہی موئے مبارک کی زیارت کرے، البتہ حیض و نفاس والی عورت کو چونکہ ایک مخصوص وقت میں ہی پاک ہونا ہوتا ہے، لہذا اس کیلئے بہتر یہ ہے کہ وہ اسی حالت میں کم از کم وضو کر کے زیارت کر لے۔ نیز جس کمرے

میں مقدس زیارات موجود ہوں، وہاں جنبی شخص اور حیض و نفاس والی عورت داخل ہوسکتے ہیں اور وہاں بیٹھ بھی سکتے ہیں کہ ان کیلئے خاص مسجد کا داخلہ حرام ہے، البتہ اگر ایسے افراد کو مقدس زیارتوں والے کمرے میں داخل ہونے اور وہاں بیٹھنے کی کوئی خاص ضرورت نہ ہو تو بہتر اور تعظیم کے زیادہ لائق یہی ہے کہ اس حالت میں وہاں نہ جایا جائے۔

جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کے لئے قرآن شریف کو دیکھنے سے متعلق جوہرۃ النیرہ میں ہے: ”ولا يكره للجنب والحائض والنفساء النظر إلى المصحف؛ لأن الجنابة لا تحل العين ألا ترى أنه لا يفرض إيصال الماء إليها“ترجمہ: اور جنبی اور حائضہ و نفاس والی عورت کیلئے قرآن شریف کی طرف نظر کرنا مکروہ نہیں ہے، کیونکہ جنابت آنکھوں میں نہیں جاتی، کیا تو نہیں دیکھتا کہ غسل میں آنکھ کے اندر پانی پہنچانا فرض نہیں۔ (جوھرۃ النیرۃ، جلد 1، باب الحیض، صفحہ 31، المطبعۃ الخیریۃ)

تنویر الابصار مع درمختار میں ہے: ”(ولا يكره النظر إليه) أي القرآن (لجنب وحائض ونفساء) لأن الجنابة لا تحل العين“ترجمہ: اور جنبی اور حیض و نفاس والی عورت کا، قرآن شریف کی طرف نظر کرنا مکروہ نہیں ہے، کیونکہ جنابت آنکھوں میں نہیں جاتی۔ (تنویر الابصار مع درمختار، جلد 1، صفحہ 349، دار المعرفۃ، بیروت)

المعجم الکبیر للطبرانی، مجمع الزوائد، سنن کبری للبیہقی، کنز العمال کی حدیث پاک ہے: واللفظ للاول: ”عن الأسلع بن شريك، قال: كنت أرحل ناقة رسول الله صلى الله عليه وسلم، فأصابتني جنابة في ليلة باردة، وأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم الرحلة، وكرهت أن أرحل ناقته، وأنا جنب، وخشيت أن أغتسل بالماء البارد فأموت أو أمرض، فأمرت رجلا من الأنصار فرحلها، ووضعت أحجارا، فأسخنت بها ماء فاغتسلت، ثم لحقت برسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه، فقال: «يا أسلع، مالي أرى رحلتك تغيرت؟» فقلت: يا رسول الله، لم أرحلها، رحلها رجل من الأنصار، قال: «ولم؟» فقلت: إني أصابتني جنابة فخشيت القر على نفسي، فأمرته أن يرحلها، ووضعت أحجارا فأسخنت ماء واغتسلت به“ترجمہ: حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرمایا کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا کجاوہ باندھا کرتا تھا، ایک سرد رات میں مجھ پر غسل فرض ہوگیا، اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر کا ارادہ فرمایا اور مجھے یہ بات ناپسند ہوئی کہ میں جنبی ہونے کی حالت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا کجاوہ باندھوں، اور ٹھنڈے پانی سے غسل کرنے میں مجھے خوف ہوا کہ میں انتقال کرجاؤں یا بیمار ہوجاؤں، تو میں نے انصار کے ایک شخص کو کجاوہ باندھنے کا کہا، تو انہوں نے کجاوہ باندھ دیا، اور میں نے پتھروں کو اٹھایا اور اس سے پانی کو گرم کیا، پھر غسل کیا، پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے پاس پہنچا، تو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اے اسلع! کیا بات ہے کہ میں آج تمہارے کجاوے باندھنے میں تبدیلی دیکھ رہا ہوں، تو میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج میں نے کجاوہ نہیں باندھا ہے، یہ انصار کے ایک شخص نے باندھا ہے، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایسا کیوں؟ تو میں نے عرض کیا کہ مجھ پر غسل فرض ہو گیا تھا، تو مجھے اپنی جان پر ٹھنڈ کا خوف ہوا تو میں نے انہیں کجاوہ باندھنے کا کہا، اور میں نے پتھروں کو اٹھایا، پھر پانی کو گرم کیا اور اس سے غسل کیا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، جلد1، صفحہ299، رقم الحدیث: 877، مطبوعہ قاہرۃ)

صحیح مسلم کی حدیث پاک ہے: "عن أبي هريرة، أنه لقيه النبي صلى الله عليه وسلم في طريق من طرق المدينة، وهو جنب فانسل فذهب فاغتسل، فتفقده النبي صلى الله عليه وسلم فلما جاءه قال: «أين كنت يا أبا هريرة» قال: يا رسول الله، لقيتني وأنا جنب فكرهت أن أجالسك حتى أغتسل، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: سبحان الله إن المؤمن لا ينجس" ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینے کے کسی راستے میں ملے، اور وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جنبی تھے، تو وہ آپ سے جدا ہو گئے اور وہاں سے چلے گئے اور غسل کیا، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تلاش کیا، پھر جب وہ آئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو ہریرہ! تم کہاں تھے؟ تو فرمایا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھے ملے تھے تو اس وقت میں جنبی تھا، تو میں نے ناپسند سمجھا کہ میں اس حالت میں آپ کے پاس بیٹھوں، یہاں تک کہ میں غسل کرلوں، تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، مؤمن نجس نہیں ہوتا۔ (صحیح مسلم، جلد1، صفحہ283، رقم الحدیث: 371، داراحیاء التراث العربی، بیروت)

اس حدیث پاک کی شرح میں علامہ احمد بن علی بن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ "فتح الباری شرح صحیح البخاری" میں ارشاد فرماتے ہیں: "وفي هذا الحديث استحباب الطهارة عند ملابسة الأمور المعظمة واستحباب احترام أهل الفضل وتوقيرهم ومصاحبتهم على أكمل الهيئات" ترجمہ: اور اس حدیث میں تعظیم والے امور کے ساتھ ملابست (یعنی میل جول) کے وقت طہارت کا مستحب ہونا (ثابت ہوتا) ہے، اور اہل فضل کا احترام اور ان کی توقیر کرنے اور اچھی حالت و کیفیت کے ساتھ ان کی صحبت اختیار کرنے کا استحباب (ثابت ہوتا) ہے۔ (فتح الباری شرح صحیح البخاری، جلد1، صفحہ333، دارالمعرفۃ، بیروت)

جنبی اور حیض ونفاس والی کیلئے خاص مسجد کا داخلہ حرام ہے، لہذا یہی وجہ ہے کہ ان کیلئے فنائے مسجد، مدرسہ وغیرہ میں داخلہ جائز ہے، چنانچہ تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: "(و) أما (المتخذ لصلاة جنازة أو عيد۔۔۔۔فحل دخوله لجنب وحائض) كفناء مسجد ورباط ومدرسة" ملتقطاً۔ ترجمہ: جنازہ گاہ اور عیدگاہ تو اس میں جنبی شخص اور حیض ونفاس والی عورتوں کا داخل ہونا حلال ہے جیسا کہ فناء مسجد، خانقاہ اور مدرسہ کا حکم ہے۔ (تنویر الابصار مع در مختار، جلد2، صفحہ 519، دار المعرفۃ، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: FAM-562

تاریخ اجراء: 09ربیع الثانی1446ھ/13اکتوبر2024ء